نظام فتوت کے چند منابع

محمد ریاض

نظام فتوت یا جواں مردی کو اخیت، فروسیت اور کئی دیگر ناموں سے یاد کرتے ھیں - یہ نیکی اور باھمی تعاون و یگانگت کا ایک نظام تھا جو تیسری صدی ھجری سے گیارھویں صدی ھجری تک باقاعدہ نافذ اور متداول رہا - فتیان، جوانمردوں یا اخیان کے رفاھی کاموں کا تعارف ھم نے کوئی آٹھ سال قبل پیش کیا تھا (ماھنامہ فکر و نظر اسلام آباد اپریل و مئی ۱۹۷۰ء) یہاں گفتہ را بازگفتن، کی ضرورت نہیں - مگر اکثر حضرات نظام فتوت کی حامل کتابوں کا پوچھا کرتے ھیں - اس لئے رسائل فتوتیہ یا فتوت ناموں کی سات مستقل کتابوں کا مختصر تعارف پیش کرنا یہاں مقصود ھے -

فتوت و جوانمردی کے بارے میں کئی کتب میں اقوال ھی مذکور نہیں، باقاعدہ ابواب بھی متعین کئے گئے ھیں - مثلاً عبدالرحمن السلمی نیشاپوری (م ۴۱۲ھ) کی طبقات الصوفیین، امام ابوالقاسم قشیری (م ۴۶۵ھ) کا رسالہ القشیریہ، امام فخرالدین رازی (م ۶۰۶ھ) کی تفسیر ''اسرار التنزیل،، شیخ شہاب الدین سہروردی کی تالیف، عوارف المعارف، (یہ تمام کتب عربی میں ھیں) اور شیخ محمود آملی (م ۷۵۳ ھ) کی فارسی کتاب ''نفائس الفنون،، پر ایک نگاہ ڈالی جا سکتی ھے۔ ان کتب میں نظام فتوت کے نظری اور عملی پہلوؤں پر کافی لکھا گیا ھے، مگر یہ اس موضوع کی مستقل کتابیں پھر بھی نہیں ھیں - دراصل تصوف اور نظام اخلاق کے ذکر میں ضمناً فتوت پر بھی

لکھا گیا ہے ۔ نظام جوانمردی کے بارے میں کئی زبانوں میں مستقل تحقیقات موجود ھیں، مگر اساسی کتب عربی میں ملتی ھیں یا فارسی میں ۔ مخطوطات کی فراوانی سے قطع نظر، مطبوعہ فتوت نامے راقم الحروف کی دسترس میں صرف سات ھیں ۔ ایک عربی میں ھے اور بقیہ فارسی میں ۔ ان کتابوں کا مختصر تعارف ھی اس مقالے کا مقصود ھے ۔ مگر نظام فتوت کے موضوع کے بارے میں فتوت نامہ سلطانی (نمبر ۷ دیکھیں) کی ابتدائی فصول کے مختصر اقتباسات ترجمہ کرکے نقل کردیں :

”. . . . علم جوانمردی کا موضوع انسانی نفس ھے کیونکہ افعال بد کے ارتکاب یا پسندیدہ اعمال کی انجام دھی کی نسبت اسی سے کی جاتی ھے ۔ اس علم کا مقصد یہ ھے کہ نفس انسانی تزکیہ و تصفیہ کو اپنا وقار و شعار بنائے تاکہ قد افلح من زکھا و قد خاب من دسھا۔ (۹ - ۱۰ / ۹۱) کے قرآنی فرمان کے مطابق صاحب نفس کی نیک نامی اور نجات کا سامان میسر آسکے . . . عرف عام کی اصطلاح کی رو سے فتوت یا جوانمردی یہ ھے کہ انسان اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا حاصل ھو اور فضائل و اوصاف میں وہ دوسروں سے ممتاز تر ھو۔ مگر خواص اس بات کو یوں بیان کرتے ھیں کہ فتوت فطرت انسانی کو منور و متجلی کرنا ھے تاکہ فضائل رذائل پر غالب آجائیں . . . فتوت ایک پر وقار روش ھے اور یہ توحید و تصوف کا ایک شعبہ ھے۔ مگر یہ ایک عملی روش ھے اور نظری طور پراس کی تعریفات سے تشفی نہ ھوگی“۔

خواجہ کمال الدین عبدالرزاق کاشی نے اپنی عربی کتاب (دیکھیں نمبر ۵) میں فرمایا ھے :

علم الفتوة علم لیس یعرفه الا اخو فطنة بالحق موصوف

و کیف یعرفه من لیس یشهده و کیف یعرف ضوء الشمس مکفوف

اور اسی مولف نے اپنے فارسی فتوت نامے ''قواعد الفتوہ،، میں شیخ فرید الدین عطار کے اشعار نقل کئے ھیں کہ :

دیدہ دل از فتوت روشن است　　روضہ جان از فتوت گلشن است

گر بود علم فتوت بر سرت　　ھر زماں بخشد صفای دیگرت

شیخ سہروردی کے دو فتوت نامے :

شیخ الاسلام، ابو حفص شہاب الدین عمر سہروردی (م ۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء) اپنے عصر کے بہت بڑے صوفی اور مصنف تھے۔ عوارف المعارف ان کی معروف تصنیف ھے۔ ان کی چار دوسری تصانیف بھی بے حد اھم مانی جاتی ھیں۔ جذب القلوب الی مواصلة المحبوب، رشف النصائح، اعلام التقی اور اعلام الہدی۔ ان عربی کتابوں کے فارسی ترجمے موجود ھیں۔ ان کی بعض تصانیف اردو اور دیگر زبانوں میں بھی منتقل ھو چکی ھیں۔ آپ ۵۳۹ھ-۱۱۴۵ء میں زنجان (ایران) کے ایک موضع سہرورد میں پیدا ھوئے۔ جوانی میں بغداد تشریف لے گئے اور وھاں اپنے ماموں ابو النجیب عبدالقاھر سہروردی (م ۵۶۳ھ-۱۱۶۸ء) کے مرید ھوئے۔ ان کے پیران طریقت میں سید عبد القادر گیلانی (م تقریباً ۵۶۱ھ ۱۱۶۵ء) بھی شامل تھے۔ شیخ سہروردی نے بغداد میں ایک خانقاہ قائم کی اور مدتوں ارشاد خلائق کا کام انجام دیا۔ وہ بغداد میں ھی مدفون ھیں۔

شیخ سہروردی کے دو فارسی فتوت نامے موجود ھیں۔ جرمن مستشرق فرانتز تیشنر نے اپنے مقالوں میں انھیں متعارف کرایا تھا(۱)۔ ۱۹۷۳ء میں مرتضی صراف نے ''رسائل جوانمرداں،، کے عنوان سے جو چند فتوت نامے تہران سے شائع کرائے، ان میں یہ دونوں کتابیں بھی شامل ھیں۔ سہروردی نے عوارف المعارف میں بھی فتوت و جوانمردی سے بحث کی ھے، مگر ان کے

یہ دو فتوت نامے مظہر ھیں کہ انہیں اس مسلک سے غیر معمولی دلچسپی تھی ۔ ان کی ان کتابوں کے مخطوطے کتب خانہ ایاصوفیا (استنبول) میں موجود ھیں ۔ ایک مختصر فتوت نامہ ھے (مطبوعہ ۱۳ صفحے) اور دوسرا خاصا مفصل (۶۳ صفحات) ایسا معلوم ھوتا ھے کہ پہلا شیخ موصوف کی تحریر ھے اور دوسرا ان کی املا ۔

۱ ۔ مختصر فتوت نامہ (انشائے سہروردی)

فرماتے ھیں کہ فتوت کا رواج حضرت شیث بن حضرت آدم کی سنت سے ھوا ھے ۔ حضرت شیث بے حد عبادت گزار تھے ۔ اس طرح انہیں اپنے کاموں سے زیادہ دوسروں کے کاموں کی فکر تھی ۔ حضرت آدم نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا کہ شیث کی مدد کیا کرو کیونکہ اسے اپنے کاموں کی انجام دھی کا خیال نہیں رھتا ۔ ان کے زمانے سے حضرت ابراھیم کے عہد تک فتوت اور طریقت ایک تھیں ۔ انھوں نے دونوں کے جداگانہ خرقے متعین کئے، اور دونوں کے ظاھری اور باطنی آداب مقرر فرمائے ۔ ظاھری آداب میں حلال و حرام کی تمیز اور اعضائے فعال کا برے کاموں سے روکنا ھے ۔ مثلاً سمع و بصر اور دست و پا کا پسندیدہ کاموں میں مشغول رکھنا اور زبان و دھان سے غیبت و بہتان و بدکلامی اور حرام خوری کا کام نہ لینا ۔ باطنی و قلبی صفات کو وہ سخاوت، مہربانی، تواضع، عفو، عظمت اور صحو کہتے ھیں ۔ فرماتے ھیں کہ فتوت، خلت ابراھیم ھے ۔ انھوں نے یہ روش اپنے فرزند حضرت اسماعیل کو سکھائی اور یوں نسلاً بعد نسل یہ سلسلہ حضرت محمدؐ پر منتہی اور کامل ھوا ۔ آپ کا یہ قول ھی جو ایک حدیث سے مستعار ھے فتوت کا مظہر کامل ھے کہ مسلمان وہ ھے جس کی زبان اور ھاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رھیں ۔ نبی اکرم کی سخاوت اور مہربانیاں

مسلم و غیر مسلم سب کے لئے یکساں طور پر وقف رهیں۔ آپ کی سنت فتوت سے یوں تو سب مستفید هوئے هیں، مگر حضرت علیؓ نے اس مسلک کے آداب سیکھنے میں تخصص حاصل کیا ھے۔ چنانچه فتوت کو میراث علی قرار دینا نا مناسب نهیں ھے۔

۲ ۔ مفصل فتوت نامه (املائے سهروردی)

شیخ سهروردی فرماتے هیں که فتوت، فتوے سے مشتق ھے۔ هر پسندیدہ کام فتوت ھے۔ اگرچه فتوت میں اور شریعت، طریقت اور حقیقت میں کوئی مغائرت نهیں مگر اس مسلک کے جداگانه آداب و سنن رکھے گئے هیں۔ یہاں بھی انهوں نے حضرت شیث تا حضرت محمد ص فتوت کی تاریخ بیان کی ھے۔ کلمه فتوت کے بنیادی حروف تین هیں۔ (ف، ت، و) اور شیخ موصوف نے ان سے بھی بحث فرمائی ھے۔ انهوں نے ۲۵ ایسے الفاظ لکھے جو ف، ت، یا و کے آغاز سے بنتے هیں (۷ ف کے، ۱۴ ت کے اور ۴ و کے) اور وہ اس مسلک کے معترف بھی هیں: ''ف،، سے فتوح، فصاحت، فراغت، فهم، فراست، فعل ''ت،، سے توکل، توبه، تواضع، تصدیق، تصور، تحمل، تطوع، تهجد، تلطف، تبرک، تصرف، تمکین، تفکر، تسکین۔ ''و،، سے وفا، ورع، ولایت، وصلت۔

وہ نام نهاد فتیان اور اخیان کے شاکی اور ناقد بھی هیں۔ فرماتے هیں که سیاہ کاروں، مغروروں اور جاهلوں کو فتوت سے کوئی نسبت نهیں هو سکتی۔ فتوت کا مظهر یه حدیث ھے که ''تخلقوا باخلاق الله،، (الله کے اخلاق اپناؤ) اس فتوت نامے کے دو اصل جملے ملاحظه هوں:

''فتوت راہ نمائی است به جمله طرائق خوب و نزدیک کننده است بانبیاء و صدیقان و شهیدان و اولیا و بهشت و به حق سبحانه و تعالی۔ پس از همین

است کہ فتوت بر ترین جملہ طریقہ ہاست،، (رسائل جوانمرداں صفحہ ۔ ۱۱۰)

''کمال فتوت چنانکہ حقیقت حق است باری تعالی راست و در خاصان ایزد عز شانہ مصطفی علیہ السلام راست،، (ایضاً صفحہ ۱۱۱)

اس فتوت نامے کے ۵ باب ہیں اور آخری باب تربیت جوانمرداں کے آداب کے لئے مختص ہے ۔ کتاب کے ''ابتدائیہ،، میں آپ نے لکھا ہے :

''راہ فتوت پر چلنا کسی بدکردار کے بس کی بات نہیں۔ حلال اور حرام کی تمیز نہ کرنے والے، حرام پر نفس کو متوجہ رکھنے والے، روز و شب ہوی و ہوس میں زندگی گزارنے والے، دینار و درہم کے بندے اور مغرور لوگ اخی اور فتی کے نام سے بے شک موسوم ہوتے رہیں، اس مسلک سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ جوانمرد وہ ہے جو نیک اور پاک دامن ہو، اطاعت حق اس کا شیوہ ہو، شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا جویا ہو اور ان چہار گانہ راستوں سے دور نہ ہٹے ۔ پنج گانہ نماز ادا کرے، فرض اور نفل روزے رکھا کرے اور شب زندہ دار ہو، مگر اتنی دین داری ماضی کے فتیان کا شیوہ رہا ہے ۔ جوانمرد وہ ہے جو محنت سے روزی کمائے، اہل و عیال کو کھلائے اور مساکین کی بھی اعانت کرے ۔ اگر مجرد ہو تو اپنی ضرورت سے فاضل مال کو اسے ایثار کر دینا چاہیئے ۔ اسے چاہئے کہ نیک ہو اور نیکی کی دوسروں کو بھی تعلیم دے ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی جوانمردوں کے کاموں میں سے ہے،، ۔ ۔

۲ ۔ کتاب الفتوۃ لا بن المعمار الحنبلی

ابن المعمار حنبلی (م ۶۴۲ھ) بغداد کے ایک جوانمرد عالم تھے ۔ نظام جوانمردی و فتوت کے بارے میں ان کی واحد عربی کتاب ابھی شائع ہوئی ہے ۔ مجموعی حیثیت سے یہ کتاب فارسی کی ہر کتاب جوانمردی سے جامع تر ہے ۔

اس میں فتوت کی خاص اصطلاحات بھی موجود ھیں۔ فارسی کے کسی فتوت نامے میں یہ اصطلاحات موجود نہیں ھیں۔ البتہ شمس الدین محمود آملی نے نفائس الفنون فی عرائس العیون میں انھیں تقریباً اسی ''کتاب الفتوہ،، کی طرح لکھا ھے۔ (دیکھیں ماھنامہ فکر و نظر اسلام آباد مئی ۱۹۷۰ء)۔

یہ کتاب ۱۹۵۸ء میں بغداد سے شائع ھوئی۔ ڈاکٹر مصطفی جواد مرحوم کے مفصل مقدمے نے اس کتاب کو چار چاند لگادئیے ھیں۔ فتوت نامہ سلطانی کے فارسی مقدمے میں ڈاکٹر محمد جعفر محجوب نے اس عربی مقدمے سے بھر پور استفادہ کیا ھے۔ ڈاکٹر مصطفی جواد نے اپنے مقدمے میں فتوت کے نام سے موسوم تقریباً جملہ تحریکوں کا ذکر کردیا ھے۔

''کتاب الفتوہ،، ایک اعتبار سے نظام فتوت کے زرین عہد میں لکھی گئی۔ معاصر عباسی خلیفہ الناصر لدین اللہ (۵۷۵ تا ٦۲۲ھ) نے فتوت اور فتیان کی سر پرستی کی تھی۔ خلیفہ نے معاصر مسلمان بادشاھوں اور حاکموں کو فتوت ناصری کے خاص لباس اور خرقے بھی پہنوائے تھے۔ مختلف شہروں میں اس خلیفہ نے رفاھی کاموں کا تداول کروا کر نظام فتوت کے عملی نمونے فراھم کئے تھے۔ بغداد کے یتیم خانوں، ھسپتالوں اور مہمان خانوں وغیرہ کی کیفیت ابن کثیر کی 'الکامل فی التاریخ، میں ملاحظہ کی جاسکتی ھے۔ کتاب الفتوہ،، فتوت ناصری کی معرف ھے اور پورے نظام فتوت کی بھی۔

ابن المعمار پہلے دین اسلام کی اساسی اخلاقی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ھیں جن سے نظام فتوت، منشعب ھوا ھے۔ پھر وہ نظام فتوت کی تاریخ لکھتے ھیں۔ فرماتے ھیں کہ نبی اکرم کی ذات گرامی فتوت اور ایثار کا نمونہ ھے۔ سیرت پیغامبر سے جملہ صحابہ مستفیض ھوئے مگر حضرت علی فتیان کے لئے

بھی ایسے ہی قابل توجہ رہے ہیں، جس طرح صوفیا کے لئے۔ صوفیا کے بعض سلسلے حضرت ابوبکر صدیق سے بھی ملتے ہیں مگر فتیان کے خرقے حضرت علی سے ہی متصل ہیں۔ نظام فتوت، فتیان کی کوشش سے جملہ مسلمان آبادیوں میں مروج رہا، مگر بعض مقامات پر اس نظام کے ذریعے ایثار شجاعت و شہامت، اور دوسروں کے ساتھ عملی تعاون کا مظاہرہ زیادہ ہوتا رہا ہے۔ خلیفہ عباسی، الناصر لدین اللہ نے مسلمانوں کی وحدت و یک رنگی اور ان کی اجتماعی قوت کی موجودگی کی خاطر اس نظام کو مفید جانا اور سرکاری طور پر اس کی تائید اور سر پرستی کی۔ مصنف خلیفہ عباسی کے مختلف جوانمردانہ اعمال کی تفصیل بتاتے ہیں۔

"کتاب الفتوہ"، ابواب اور فصول میں منقسم ہے۔ اس میں فتوت کے آداب اور شرائط مذکور ہیں۔ اس نظام کی ایجابی اور سلبی خصوصیات تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ مصنف کی نظر میں دنگا فساد کرنے والے، چور بازاری کے مرتکب اور گراں فروش لوگ نظام فتوت کے رکن نہیں بن سکتے۔ کتاب میں اشعار، تمثیلات اور حکایات بھی ملتی ہیں۔ ان حکایات میں فتیان کے ایثار اور ان کی نیکو کاریوں کا بیان ملتا ہے۔

۴ - فتوت نامہ ، شیخ زرکوب :

شیخ نجم الدین ابوبکر محمد طاهری تبریزی (م ۷۱۲ھ- ۱۳۱۲ء) ساتویں آٹھویں صدی ھجری کے باکمال صوفیا میں سے تھے۔ ان کے حالات زندگی بہت کم معلوم ہیں۔ ابن الکربلائی کی کتاب " روضات الجنان و جنات الجنان"، (جلد اول) میں ان کے ضروری کوائف البتہ مل جاتے ہیں۔ وہ سہروردی طریق کے صوفی تھے۔ اسی کتاب (روضہ چہارم) سے ان کا سال ولادت ۶۳۱ھ-

۱۲۳۴ء مستنبط ہوتا ہے۔ ان کا فتوت نامہ "رسائل جوانمرداں" کے کوئی ۵۰ صفحات کو محیط ہے (صفحہ ۱۶۸ تا ۲۱۸)، لیکن بظاہر یہ ان کے اصل فتوت نامہ کی تلخیص ہے (۲) اس فتوت نامے میں وہ اپنی ایک منظوم کتاب صحبت نامہ کا ذکر کرتے ہیں مگر وہ اب ناپید ہے۔ فتوت نامہ میں مصنف کے متعدد فارسی اشعار بھی ملتے ہیں اور ان میں نظام فتوت اور اس کی بعض خصوصیات کو متعارف کرایا گیا ہے، مثلاً:

فتوت شیوہ ہر بی ادب نیست   فتوت پیشہ پیغامبران است
فتوت چیست؟ ترک جہل گفتن   کہ جاہل در فتوت بدگمان است
فتوت چیست؟ در بازار معنی   ز اخلاق حمیدہ کاروان است
بمعنی آفرینش یک وجود است   فتوت آفرینش را دہان است
فتوت فرض کردی چون دہانی   مروت اندر و ہمچو زبان است
فتوت گلستانی دان سراسر   مروت ہمچو گل در گلستان است
کسی کش چشم معنی باز باشد   فتوت در ہمہ اشیا روان است
فتوت بوستان و شرع چون تخم   طریقت چون درخت بوستان است
نہ ہر کورا فتوت دار خوانند   فتوت را بہر معنی ضمان است
ہمہ جارا زمین گویند لیکن   زمین خار و جای گلستان است
اگرچہ ہر در مروارید باشد   ز در تا باشبہ(۳) فرقی عیان است
بہر صد سال مردی را توان دید   کہ در دین قبلہ خلق جہان است
فتوت دار را در ہر دو عالم   ازار عز و خدمت برمیان است
فتوت در آن باشد کہ اورا   اگر مال است و گرجان درمیان است
فتوت در آن کو دل نواز است   فتوت دار آن کو دل ستان است
اگر خود نیم نانی ملک دارد   فتوت دار دائم میزبان است(۴)

اگر خود میهمان ست است و کافر فتوت دار خاک میهمان است(٥)
جہان را خلق هم چون گلہء دان فتوت دار مانند شبان است(٦)

کتاب کا ایک طویل مقدمہ ہے (صفحہ ١٦٨ تا ١٨١) جس میں شیخ موصوف حقوق عبودیت، نظام فتوت کی تاریخ، انبیاء و صحابہ کی فتوت، سیرت رسول کے جوانمردانہ پہلو (یوں تو ساری سیرت پاک جوانمردی کی ہی تفسیر و توضیح کہی جا سکتی ہے) اور حکایات فتیان پر روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ جان و مال کی قربانی کی اہمیت بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ فتیان وہی ہیں جو نفس و جان کو قربان کر سکیں اور مال و منال کو خاطر میں نہ لائیں۔

کتاب کا باقی حصہ چند فصول پر مشتمل ہے اور جملہ مباحث میں مناسب حکایات و امثال موجود ہیں۔

١ - شرائط و آداب فتوت۔ یہاں ١٣ شرائط اور ٤٠ آداب جوانمردان سے بحث کی گئی ہے۔(٧)

٢ - خصوصیات مسلک فتوت۔ یہاں جہاد نفس، غزا و معرکے، بذل مال اور فتیان کی دیگر اخلاقی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

٣ - فتوت کی ایجابی‌اور سلبی شرائط سے بحث۔

٤ - مروت

٥ - اقوال بزرگان فتوت

٦ - آداب طعام خوردن فتیان

٧ - عبادت فتیان

ان عنوانات سے کتاب کے محتویات کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔

۵ - فتوت‌نامہ شیخ کاشانی

شیخ عبدالرزاق کاشانی (م ۷۳۶ھ-۱۳۳۶ء) کے القاب جمال الدین اور کمال الدین ھیں - آپ مشہور عربی کتاب ''اصطلاحات الصوفیہ،، کے مصنف ھیں - انھوں نے شیخ عبداللہ انصاری (م ۴۸۱ھ-۱۰۸۹ء) کی منازل السائرین اور شیخ ابن عربی (م ۶۳۸ھ- ۱۲۴۱ء) کی فصوص الحکم کی شروح لکھی ھیں - ''تحفۃ الاخوان فی خصائص الفتیان،، کے نام سے انھوں نے عربی میں ایک فتوت نامہ لکھا اور پھر قواعد الفتوۃ کے نام سے خود ھی اسے فارسی میں ترجمہ کیا ھے - بعض لوگ غلطی سے اسے شیخ علاءالدولہ سمنانی (م ۷۳۶ھ-۱۳۳۶ء) کی تالیف بتاتے رھے ھیں - شیخ کاشانی اور شیخ سمنانی دو ناسور معاصر تھے - وحدت الوجود کی تعبیرات کے سلسلے میں ان کے اختلافات جامی (م ۸۹۸ھ-۱۴۹۲ء) کی نفحات الانس اور ابن الکربلائی (م ۹۹۷ھ-۱۵۸۹ء) کی روضات الجنان و جنات الجنان (جلد دوم) میں دیکھے جا سکتے ھیں - مگر فتوت نامہ بہر حال شیخ کاشانی کا ھی ھے - عربی متن راقم الحروف نے فی‌الحال نہیں دیکھا - فارسی متن ۱۹۷۲ء میں اھواز یونیورسٹی (ایران) کے ایک پروفیسر ڈاکٹر محمد دامادی نے شائع کیا (تہران ادارہ بنیاد فرھنگ) مگر انھیں مؤلف کا علم نہ تھا - پھر یہ متن مذکورہ رسائل جوانمرداں (صفحہ ۲ تا ۵۰) میں بہتر طریقے پر شائع ھوا ھے -

بہتر ھوگا کہ یہاں شیخ کاشانی کے فتوت نامے اور مذکورہ تین کتب کے علاوہ ان کی چند دیگر تالیفات کے نام بھی لکھ دیں -

۱ - تاویلات القرآن -

۲ - رسالہ فی القضاء و القدر

٣ - المبدأ و المعاد

٤ - اسرار الصلواة

٥ - مشکوة العارفین

٦ - السراج الوھاج فی تفسیر القرآن

٧ - رشح الزلال فی شرح الفاظ المتد اوله بین الاذوق والاحوال

٨ - لطائف الاعلام فی اشارات اھل الافھام

شیخ کاشانی کا یہ فتوت نامہ بہت اھم ھے اور بعد کے مصنفین نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ھے - کتاب کا ایک مفصل مقدمہ ھے جس کی چار فصول قائم کی گئی ھیں -:

١ - حقیقت فتوت

٢ - منبع و مظہر فتوت (ذات نبی اکرمؐ اور حضرت علیؓ کا ذکر ھے)۔

٣ - ماخذ فتوت (تقریبا شیخ سہروردی کے مختصر فتوت نامے کی سی بحث ھے)

٤ - مبادی و مبانی فتوت - عفت، شجاعت، حکمت عدالت اور سخاوت کے فضائل سے بحث کی گئی ھے - فرماتے ھیں کہ فتوت کے مظاھر ساری کائنات میں پھیلے ھوئے ھیں - خدائے تعالی نے لوگوں کے استحقاق کے بغیر وسائل بخشش و کرم سے کائنات کو مملو کر رکھا ھے' نبی اکرمؐ کی سیرت دیگر امور زندگی کی طرح فتوت داروں کے لئے بھی نمونہ ھے - آپؐ کے فرمان مبارک ''بعثت لاتمم مکارم الاخلاق،، (میں اس لئے معبوث ھوا کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں) میں نظام فتوت کا موضوع بھی شامل ھے -

مقدمے کی طرح کتاب کے اختتامیے کی بھی چند فصول ھیں - یہ فصول حسب ذیل ھیں :

۱ - اکتساب طریق فتوت کے آداب

۲ - فتیان کی سیرت اور نظام فتوت کی خصوصیات

۳ - فتیان کی ضیافت اور خدمت خلق کے آداب -

اصل کتاب کے حسب ذیل دس باب ھیں :

الف - توبہ (ب) سخاوت (ج) تواضع (د) امن و سلامتی (ھ) صدق (و) ھدایت خلائق (ز) نصیحت مخلوق (ح) وفا شعاری (ط) راہ فتوت کی آزمائشیں (ی) اقسام فتوت اور طبقات فتیان -

کتاب میں مناسب مواقع پر عربی اور فارسی اشعار، نیز حکایات و تمثیلات موجود ھیں -

۶ - رسالہ ,,فتوتیہ،، مولفہ شاہ ھمدان رح

شاہ ھمدان، حضرت میر سید علی ھمدانی (۷۱۳ - ۷۸۶ھ) کا لقب ھے جنھیں امیر کبیر، حواری کشمیر اور علی ثانی بھی کہا جاتا رھا ھے - وہ کئی عربی اور فارسی کتابوں کے مصنف اور شاعر ھیں - انھوں نے ھمدان، ختلان (موجودہ - کولاب، تاجیکستان روس) وادی جموں و کشمیر اور اس کے نواحی علاقوں، جیسے گلگت اور بلتستان وغیرہ میں غیر معمولی دینی اور رفاہ عامہ کی خدمات انجام دیں اور جوانمردی کے عملی نمونے فراھم کئے ھیں (دیکھئے ماھنامہ فکر و نظر بابت ماہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں میرا مقالہ) شاہ ھمدان کے رسالہ ''فتوتیہ کو راقم الحروف پہلے ھی خاطر خواہ طور پر متعارف کرا چکا ھے - متن کو ادارہ اوقاف حکومت پاکستان پنجاب نے ۱۹۷۱ء میں لاھور سے شائع کرایا

اور اردو ترجمہ ماہنامہ فکر و نظر کے مارچ ۱۹۷۱ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔

اس مختصر رسالے میں فتوت کے اخلاقی نظام پہلو پر بھی بھرپور انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف اس نظام کو ''اخیت،، (بھائی چارہ) قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے موضوع جوانمردی پر بزرگوں کے اقوال کو جمع کیا اور اپنا سلسلۂ فتوت لکھا ہے۔ اس نظام کے بعض آداب کی انہوں نے تشریح کی اور حقوق العباد پر توجہ رکھنے کے لئے اس نظام کی معنویت اور حقانیت بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ عام لوگوں کی عبادات بے روح ہوکر رہ گئی ہیں۔ انہیں صاحبان دل کی حلاوت عبادت میسر نہیں آسکتی۔ لہذا انہیں حقوق العباد کی ادائیگی کے ذریعے اپنے روحانی مقام کے ارتقا کی خاطر کوشش کرنا چاہئے۔ حقوق العباد کے ضمن میں بذل مال کی خاص اہمیت ہے۔ بذل مال میں فیاضی برتنے والے ہی قربانی جان میں پیش پیش ہو سکتے ہیں اور جان و مال کی پرواہ نہ کرنے والے ہی جوانمرد، اخی یا فتہ ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہنے کے جذبے کے بارے میں وہ لکھتے ہیں :

''ضروری ہے کہ مسلمان سفر زندگی میں ایک دوسرے کے معاون اور مددگار بنے رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن ایک عمارت کی مانند ہیں جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ کی پختگی اور استواری کا موجب بنتی ہے۔ قرآن مجید میں وارد ہے کہ (آیت۔ ۱۱ سورہ الحجرات) مومنین بے شک آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ برادری کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس کیا جائے اور دین و دنیا کے جملہ کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے فرماتے ہیں کہ دنیا کے بندوں نے برادری کے اصول

فراموش کر دئے تھے مگر اہل فتوت ان کے احیاء کے لئے کوشاں ہیں - اخی یا جوانمرد کے اوصاف ان کی نظر میں یہ ہیں :

''وہ بوڑھوں کا احترام کرے، جوانوں کو نصیحت دے، بچوں کے ساتھ شفقت کرے، کمزوروں کے ساتھ مہربانی کرے، مساکین سے سخاوت برتے، عالمان دین کا وقار ملحوظ رکھے، ظالموں سے دشمنی رکھے، بدکاروں کی توہین کرے، عام لوگوں کے ساتھ احسان و مروت برتے، خدا کے حضور خضوع و خشوع کرے، خواہش نفس پر حکمراں ہو، شیطان کا مقابلہ کرے، لوگوں کے مظالم کو سہتا رہے، دشمنوں کے ساتھ برد بار ہو، مصائب پر صبر کرے، خدا سے امید وابستہ رکھے اور شکر نعمت ادا کرے ، اپنے عیوب نفس کا شناسا ہو، دوسروں کے عیوب سے ساکت ہو، اپنے مقدر پر راضی اور قانع ہو، شریعت پر استوار ہو اور طریقت تصوف میں ثابت قدم، ہوا و ہوس سے دور ہو، تہمت و بہتان سے دور ہو، بدنامی کو مول نہ لے، غافلوں سے دوری اختیار کرے، ماتحتوں پر مہربان ہو اور اپنے سے بڑوں کا مطیع، نیکی کے کام میں دوسروں سے تعاون کرے اور ہر کسی کے ساتھ ایک اچھے انسان کا سا برتاؤ کرے،، ..

۷- فتوت نامہ سلطانی مولفہ کاشفی

اخلاق محسنین اور انوار سہیلی کے مصنف حسین واعظ کاشفی سبزواری (م ۹۱۰ھ-۱۵۰۵ء) کا یہ فتوت نامہ خاصا مفصل ہے- اسے ۱۹۷۱ میں استاذی ڈاکٹر محمد جعفر محجوب نے تہران سے شائع کرایا ہے (انتشارات بنیاد فرہنگ) انہوں نے کوئی ۹۰ صفحے کا مقدمہ لکھا - اس میں انہوں نے فتوت کے بارے میں راقم الحروف کی تحقیقات کا بھی ذکر کیا ہے (صفحہ ۷۹ و ۸۰)- کتاب کا متن تقریباً ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے - اسے انہوں نے دو مخطوطات کی مدد

ہے مرتب کیا ۔ فی الحال کتاب کے یہی مخطوطے معلوم ہو سکے ۔ مگر مصنف کی فہرست مندرجات کے مطابق یہ متن ہنوز ناسکمل ہے ۔ یا مصنف فہرست مطالب کے مطابق کتاب کو سکمل نہ کرسکا، یا یہ مخطوطے ناقص ہیں ۔ موجودہ متن میں ایک مقدمہ ہے جس میں تین فصول ہیں ۔ ان فصول میں نظام فتوت کی تاریخ اور انبیاء، صحابہ اور دیگر صالحین کی فتوت کا ذکر ہے ۔ بعد میں مفصل ۷ ابواب ملتے ہیں :

۱ ۔ مظاہر فتوت، رابطہ فقر و تصوف و طریقت بافتوت (۲) مسلک فتوت کا پیرو مرشد (۳) نقیب اور استادان شد کا حال (۴) خرقہ فتوت (۵) آداب فتیان (۶) فتیان سیفی (۷) سلاح اہل فتوت ۔ ان سات ابواب کو مصنف نے کئی کئی فصلوں میں تقسیم کیا ہے ۔ پہلے تا ساتویں باب کی فصول بالترتیب یوں ہیں ۔ ۴، ۴، ۱۰، ۱۱، ۱۶، ۳ ،۷ ۔ فتوت نامہ کسی اختتامی گفتگو کے بغیر ہے ۔ فہرست مطالب (مقدمہ) کے مطابق اس کے ۱۲ باب ہونے چاہیئے تھے ۔

اس فتوت نامے کے ذریعے جو سوال و جواب کے انداز میں لکھا گیا ہے نظام فتوت کے جملہ آداب معلوم ہو سکتے ہیں ۔ انھوں نے سماعی باتیں اور داستانیں بھی لکھ دی ہیں ۔ بظاہر یہ فارسی کا آخری فتوت نامہ ہے ۔ مصنف نے کتاب کے متن میں اپنے ماخذ کا بھی کہیں کہیں ذکر کیا ہے، مثلاً ان کتابوں کا : حدیقۃ الحقیقہ از سنائی، تذکرۃ الاولیا، از عطار اسرار التوحید (گفتار شیخ ابو سعید ابو الخیر م ۴۴۰ھ-۱۰۴۹) کشف المحجوب (مصنفہ سید علی ہجویری جلابی داتا گنج بخش م ۴۶۵ھ-۱۰۷۳) سیر الملوک یا سیاست نامہ (مصنف نظام الملک طوسی م ۴۷۵ھ-۱۰۸۳)، احیاء علوم الدین (از امام محمد غزالی م ۵۰۵ھ-۱۱۱۱) ۔ کتاب الفتوۃ لا بن المعمار الحنبلی (م ۶۴۲ھ-۱۲۴۴ء) قواعد الفتوہ (یا فتوت نامہ از شیخ عبدالرزاق کاشانی) اور خاور نامہ

(حضرت علی کی جنگوں کی فرضی داستانیں جس کا مولف نامعلوم ہے)

اس کتاب میں نظام فتوت کے دور عروج اور پھر انحطاط کا ذکر موجود ہے ۔ مصنف نے عربی اور فارسی کے اشعار بھی فراوانی کے ساتھ نقل کئے ہیں ۔ چند دل آویز فارسی اشعار نقل کرکے ہم اس تعارف کو ختم کئے دیتے ہیں ۔

هست جوانمرد درم صد هزار کار چو با جان افتد آن جاست کار (امیر خسرو)

چون بسی ابلیس روی مردم است پس به هر دستی نباید داد دست
عشق جان طور آمد عاشقا طور مست و خر موسی صاعقا
کار درویشی ورای فهم تست سوی درویشان بمنگر سست سست
کا سه چشم حریفان پر نشد تا صدف پر در نشد گوهر نشد
گفت پیغمبر که هر کو سر نهفت زود گردد بامراد خویش جفت
چون گرفتی پیر نازک دل مباش سست ورزیده چو آب وگل مباش
پیر آئینه است جان رادرحزن در رخ آئینه ای جان دم مزن
چون گرفتی پیرهین تسلیم شو هم چو موسی زیر حکم خضر رو
ور به هر زخمی تو پر کینه شوی پس کجا بی صیقل آئینه شوی(رومی)
این دغل دوستان که می بینی مگسانند گرد شیرینی
تا حطامی که هست می نوشند همچو زنبور برتو می جوشند
وان زمانی که ده خراب شود کیسه چون کا سه رباب شود
ترک صحبت کنند و دلداری دوستی خود نبود پنداری
راست گویم ، سگان باز ارند کاستخوان از تو دوست تردارند(سعدی)
عیب است بلند برکشیدن خود را و ز جمله عالم برگزیدن خود را
از مرد مک دیده بباید آموخت دیدن همه کس را و ندیدن خود را

(میر سید علی همدانی ، شاه‌همدان)

آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعه فال بنام من دیوانه زدند
خوش بود گرمحک تجربه آید به میان تاسیه روی شود هر که دروغش باشد

(خواجه حافظ)

کتاب امام علی بن موسی رضا مدفون مشہد کے نام معنون ھے اسی لئے اس کا نام ''فتوت نامہ سلطانی،، رکھا گیا ھے۔ مصنف مذھباً شیعہ تھے یا کم از کم اس مذھب کی طرف شدید تمائل رکھتے تھے مگر انھوں نے جملہ فرق اسلامی کے بزرگوں کا ذکر ارادت و احترام کے ساتھ کیا ھے۔

حواشی حوالہ جات

(۱) معروف مجلہ Islamica کے ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء کے کئی شمارے دیکھے جا سکتے ھیں۔

(۲) اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ابن الکربلائی نے روضات الجنان و جنات الجنان (جلد اول) میں فتوت نامہ زرکوب کا جو طویل اقتباس نقل کیا ہے، وہ اس متن میں موجود نہیں ہے۔

(۳) جھوٹا موتی۔

(۴) نیم نانی گر خورد مرد خدا بذل درویشان کند نیمی دگر
ملک اقلیمی بگیرد پادشاہ ہم چناں دربند اقلیمی دگر

(سعدی، گلستان)

(۵) دیکھئے ''بوستان سعدی،، میں حضرت ابراھیمؑ کے ھاں کسی کافر کے مہمان ہونے کا واقعہ۔

(۶) حدیث رسول ہے: کلکم راعی و کلکم مسئول عن رعیتہ۔

(۷) شرائط نظام فتوت میں داخل ہونے سے مربوط ھیں اور آداب، وہ اخلاقی اور عملی خواص ھیں جن سے فتیان اپنے اپنے عمل کے مطابق ترقی کرتے اور تکامل سے قریب ہوتے جاتے ھیں۔